© rasailojaraid.com

عہدے اور مجلسیں اور بیان اور قرار دادیں اور پالیسیاں اور دورے اور استقبال اور پھولوں کے ہار اور دعوتیں اور استقبالیے امراضِ دل کا علاج نہیں ہیں۔

امراضِ دل کا علاج صرف یہ ہے کہ آدمی حالتِ دل کا جائزہ لے اور جو جو روگ لگ گئے ہوں یا جن جن جراثیم کا حملہ ہوا ان کو اچھی طرح سمجھے۔ اسے اندازہ ہونا چاہیے کہ وہ کس پستی اور کس گندگی اور کس تاریکی اور کس ذلت سے دوچار ہے۔ وہ دیکھے کہ کن خواہشات نے خانۂ دل پہ قابو پا رکھا ہے۔ کون سے ارذل جذبات اس میں گندگی پھیلا رہے ہیں۔ کن کن انسانوں اور دوستوں اور رفیقوں کے لیے اس کے اندر زہر بھرا ہوا ہے۔ کن کن لازمی رشتوں اور رابطوں کو کاٹنے والی قینچیاں اس کے سینے میں نصب ہیں۔ کہاں کہاں اس نے بے جا فاصلے بڑھا رکھے ہیں اور کدھر کدھر ناروا قرابتیں پیدا کر رکھی ہیں۔ کن دھڑے بندیوں میں وہ مبتلا ہے۔ کیسی کیسی محبتوں کو اس نے دُور دھکیل رکھا ہے۔ کن کن خیرخواہ محبوں کو اس نے دشمنی کے مقام پر جا کھڑا کیا ہے۔ کن دوستوں کو اپنے سینے سے چمٹانے کے بجائے اس نے اپنے آپ سے دہلا رکھا ہے۔

اِس طرح کے سوالات کو سامنے رکھ کر جب دل کا احتساب کیا جائے تو پھر حقائق سامنے آجاتے ہیں اور اپنی اصلاح کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

ماہ رمضان ماہ احتساب بھی ہے۔

اِس مہینے میں جب کہ غولِ شیطانی کی یورش کم ہو جاتی ہے، ہمارے لیے آسان ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے دل کی دُنیا تک رسائی حاصل کریں۔ سحری کے وقت خلوئے معدہ کے وقت، افطار کے وقت اور تراویح کے وقت اپنا احتساب کرنا زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔

اس زمانے میں آدمی کو اپنے خلاف آپ ناقد اور محاسب بن جانا چاہیے۔ ان تمام زہریلے کانٹوں کو دل سے چُن چُن کر نکالنا چاہیے جو اسے جبّار و متکبر اور مایوس و قنوط بنانے والے بناتے ہیں۔ اس مقدس مکان میں سے ہر ناپاک چیز کو نکال کر باہر پھینک دیجیے۔ اس میں جھاڑو دیجیے، چھڑکاؤ کیجیے اور آنسوؤں کے چراغ جلائیے۔

مومن کا دل ایمان والا دل ہونا چاہیے جو عبدیت کے احساس سے مالا مال ہو اور خدا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی عبادت کے اخلاص مندانہ جذبے کے ساتھ مخلوقِ خدا کی ہر بہترین خدمت انجام دینے کے لیے تیار رہو۔

اِس کام میں جہاں روزہ اور نماز سے مدد ملتی ہے وہاں قرآن کو شوق و رغبت کے ساتھ سمجھ کر پڑھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اذکارِ مسنونہ کی کثرت بڑی مفید ہے۔ صدقہ و انفاق باعثِ برکت ہے۔ صدقہ کی یہ شکل خاص اہمیت رکھتی ہے کہ اپنے سے کمزور انسانوں تک آدمی چل کر جائے۔ ان کے احوال میں دلچسپی لے اور ان کے مصائب کے بوجھ کو ہلکا کرنے میں مدد دے۔ جس کسی کو دنیا والوں نے پستی میں ڈالا ہوا ہے اسے گلے سے لگا کر اُٹھا کھڑا کرے اور احساس دلائے کہ تم اونچے ہو اور ہر بلندی کو حاصل کر سکتے ہو۔

جو بھی گروہ بندیاں خالص حق کی بنیاد پر قائم نہ ہوں ان سے نجات حاصل کرے اور حق کی بنیاد پر قائم ہونے والی کسی بھی جماعت میں نہ گروپس پیدا کرے اور نہ ان میں شریک ہو۔ یہ منصوبے آدمی کو چھوڑ دینے چاہئیں کہ فلاں کو پیچھے دھکیلنا ہے اور فلاں کو آگے پہنچانا ہے اور فلاں اگر میری اسکیموں میں رکاوٹ بنے تو اس کا پتہ کاٹنا ہے۔ ایسے تمام فیصلے اللہ پر چھوڑ دے اور اپنے کام سے کام رکھے۔

جب آدمی اپنے آپ کو اس مقام پر پلٹے کہ ذاتی وجوہ سے اسے نہ کسی کے خلاف نفرت و بیزاری ہو، نہ کسی کے خلاف کینہ و انتقام کا رجحان، نہ کسی کی بے جا حمایت اور نہ بے جا مخالفت کا جذبہ، نہ ناجائز طور پر حصولِ مفاد کی کوئی فکر، نہ دوسروں کے مقابلے میں کسی طرح کا احساسِ کبر و رعونت، نہ جتھا بندیاں بنانے کی عادت اور نہ ان میں شریک ہونے کا شوق، نہ اقامتِ دین اور حصولِ رضائے الٰہی کے علاوہ کسی اور مقصد پر توجہ۔ تب یہ امکان ہے کہ آدمی کا قلب قلبِ سلیم بن سکے اور آخرت میں ذریعۂ نجات و نجاح ہو۔

© rasailojaraid.com